فوائد المرض

رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ سے صحت وعافیت مانگو،
کیونکہ ایمان کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔
[صحيح الجامع: 3632]

بیماری کے فائدے

مؤلف
عبد الرحمن اليحى

مترجم عبدالرحمن فیض اللہ
نظر ثانی جمشید عالم عبدالسلام

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

عرضِ مترجم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على حبيبنا محمد بن عبد الله وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أمابعد:

اسلام ایک مکمل دین اور ضابطۂ حیات ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس سے متعلق اس میں ہدایت ورہنمائی نہ پائی جاتی ہو۔ صحت وتندرستی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، لیکن اللہ کبھی کبھی اپنے بندوں کو مختلف تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا کرکے آزماتا ہے۔ یہ بیماریاں اسی آزمائش کا حصہ ہیں۔ چناں چہ بیمار اور بیماری سے متعلق اسلامی ہدایت ورہنمائی واضح طور پر موجود ہے۔ زیرِ نظر کتابچہ کا موضوع بیماری ہے، جسے عالمِ عرب کے نامور عالمِ دین عبدالرحمٰن الیحیٰ حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔ چوں کہ بہت سے اردو خواں بھی اس حوالے سے بے پروا رہتے ہیں، اس لیے اس کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر میں نے اسے آسان اور سلیس اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اردو خواں طبقہ بھی اسلام کی اس سنہری تعلیم سے مستفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین ہمیں صحت و تندرستی عطا فرما اور اگر ہمیں کوئی بیماری لاحق ہو تو بیماری کے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما، اس مختصر کتابچہ کو امت کی رہنمائی کا ذریعہ بنا اور اسے قبولیتِ عام عطا فرما کر مؤلف و مترجم اور دیگر تمام معاونین کے لیے ذریعۂ نجات بنا۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالرحمٰن فیض اللہ

۲/نومبر ۲۰۲۴ء

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ تعریف کے لائق ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اما بعد!

اس رسالہ کو لکھنے کی جو وجہ بنی، وہ اللہ، اس کے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی ہے، اور میں نے لوگوں کو بیماری کے فوائد سے ناواقف دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے رب! کیا اس مریض پر تو رحم نہیں کرے گا؟ اور بعض کہتے ہیں : یا تو اس پر رحم فرمایا اسے سکون (موت) دے دے، حالاں کہ اللہ نے بعض آثار میں فرمایا ہے: ((كيف أرحمه من شيء به أرحمه)) ترجمہ: "میں اسے اس چیز سے کیسے آرام دوں جس کے ذریعے میں اس پر رحم کر رہا ہوں۔" اسی طرح میں نے ان مریضوں کو بھی دیکھا اور سنا ہے، جو لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، جیسے کینسر یا دیگر مہلک بیماریاں، وہ شدید مایوسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں، ان کا اضطراب بڑھ جاتا ہے اور وہ شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں، جو انہیں گزشتہ گناہوں کی یاد دلا کر اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (سورة المجادلة: 10) ترجمہ: "(بری) سرگوشیاں، شیطانی کام ہے جس سے اہل ایمان کو رنج پہنچے۔"

جب کہ مریض اگر موحد اور نماز کا پابند ہے تو اسے ڈرنے کی قطعا ضرورت نہیں، چاہے وہ نماز صرف بیماری کی حالت میں ہی پڑھے، اس لئے کہ جو شخص غرغرہ سے پہلے سچی توبہ کر لے اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، چاہے وہ بڑے گناہوں کا مرتکب ہی کیوں نا ہو،

کیوں کہ ہر مومن کے نجات پانے کی امید ہے جو کفر پر نہ مرے۔ حدیث ہے:

قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ.(بخاری: 6268) ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں اگرچہ اس نے زنااور چوری بھی کی ہو۔"

عن جابر رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسولَ اللهِ ﷺ، يقولُ : لا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إلَّا وَهو يُحْسِنُ الظَّنَّ باللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(مسلم:2877) ترجمہ: "جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالی نے فرمایا: أنا عندَ ظنِّ عبدي بي فلْيظنَّ بي ما يشاءُ(مسند احمد:16016) ترجمہ: "میں اپنے بندے کے لئے اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں تو میرا بندہ میرے بارے میں جو چاہے گمان کرلے۔"

مومن کو مصیبت پر صبر کرنا چاہیے، خواہ وہ کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو، کیونکہ تنگی کے بعد آسانی ہے اور دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے کم ہے۔ عن انس ابن مالك رضي الله عنه أن رسولَ اللهِ ﷺ دخل على شابٍّ وهو في الموتِ فقال: كيف تجِدُك قال: أرجو رحمة اللهَ يا رسولَ اللهِ وأخافُ ذُنوبي فقال رسولُ اللهِ ﷺ: لا يجتمعانِ في قلبِ عبدٍ في مثلِ هذا الموطنِ إلا أعطاه اللهُ ما

يرجو وأَمَّنَه مما يخافُ. (السلسلة الصحيحة) ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے پاس گئے وہ مرض الموت میں مبتلا تھا، آپ نے فرمایا: "کیسا محسوس کرتے ہو؟" لڑکے نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں، لیکن اپنے گناہوں کا خوف بھی ستاتا ہے، آپ نے فرمایا: "حالت نزع میں یہ دونوں چیزیں یعنی اللہ کی رحمت کی امید اور گناہوں کا خوف کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں، مگر اللہ اسے وہ عطا کرتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔"

تاہم آپ اس حدیث کو حجت بنا کر تندرستی کے ایام میں گناہ کے کام بالکل نہ کریں کیوں کہ موت اچانک آسکتی ہے۔ بہر حال مومن کو صبر کرنا چاہئے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے، اگر زندہ رہا تو اجر سے محروم نہیں ہو گا، مر گیا تو اللہ کی رحمت میں ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحفةُ المؤمنِ الموتُ (رواه الطبراني بسند جيد وضعفه الألباني، وصحيحه الحاكم في المستدرك على الصحيحين: 811) ترجمہ: "موت مومن کا تحفہ ہے۔"

یہ ساری باتیں ثابت ہونے کے بعد بیماری کے عظیم فوائد اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے قلبی اور جسمانی مفادات آپ حضرات کی خدمت میں عرض ہے، لیکن مقصد کی طرف جانے سے پہلے، ایک تمہید ضروری ہے۔

اللہ نے کوئی چیز پیدا نہیں کی، مگر اس میں نعمت بھی رکھی ہے، خواہ وہ تمام بندوں کے لیے نعمت ہو یا صرف بعض لوگوں کے لیے ہو۔ اور بے شک اللہ نے مصیبت کو بھی ایک

نعمت کے طور پر پیدا کیا ہے، خواہ مصیبت زدہ کے لیے مصیبت، نعمت ہے یا پھر ان لوگوں کے لیے جو اس میں مبتلا نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ کافروں کا جہنم کی آگ میں درد بھی ایک نعمت ہے، لیکن وہ دوسرے بندوں کے حق میں ہے۔ ایک قوم کی مصیبتیں دوسری قوم کے لیے فوائد ہوتی ہیں۔ اور اگر اللہ نے عذاب اور تکلیف پیدا نہ کیے ہوتے تو نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والے لوگ اللہ کی نعمت کی قدر نہ جان پاتے اور بہت سی نعمتیں پوشیدہ رہ جاتیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سی حکمتوں کے تحت ضدین (متضاد چیزیں) پیدا کیں، جن میں سے ایک نعمتوں کا ادراک ہے، اگر رات نہ ہوتی تو دن کی قدر نہ جانی جاتی اور اگر بیماری نہ ہوتی تو صحت کی قدر نہ کی جاتی، اسی طرح فقر، آسمان، اور جنت کی مثال ہے۔ چنانچہ جہنمیوں کے عذاب کے بارے میں سوچ کر جنتیوں کی خوشی دوگنی ہو جائے گی، بلکہ جنتی لوگوں کے لیے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ وہ جہنمیوں کو اور جو عذاب وہ بھگت رہے ہوں گے اسے دیکھ سکیں گے۔ یاد رکھیں کہ ہر وہ بلا اور مصیبت جسے بندہ دور کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اس پر صبر کرنے کا حکم نہیں ہے، بلکہ اسے دور کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

قال رسولُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ، قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ. (ترمذی: 2254) ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔" صحابہ نے عرض کیا: وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا؟ آپ نے فرمایا: "اپنے آپ کو ایسی مصیبت سے دوچار کرے جسے جھیلنے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔"

قابلِ تعریف صبر تو اس درد پر ہے جسے دور کرنے کی کوئی تدبیر نہ ہو، اسی طرح کچھ

نعمتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو صاحب نعمت کے لیے بلاء بن جاتی ہیں، بے شک انسان نعمتوں اور مشکلات دونوں کے ذریعے آزمایا جاتا ہے، کتنی ہی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں جو صاحب مصیبت کے لیے نعمت بن جاتی ہیں، کئی بندوں کے لیے فقر اور بیماری ہی میں ان کی بہتری ہوتی ہے، اگر وہ صحت مند اور مالدار ہوتے تو ظلم وزیادتی کرتے۔

﴿وَلَوْ بَسَطَ ٱللَّهُ ٱلرِّزْقَ لِعِبَادِهِۦ لَبَغَوْا۟ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ (سورة الشورى: 27) ترجمہ: ” اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے۔“

ایمان اور حسن اخلاق کے سوا ساری نعمتیں، کچھ لوگوں کے حق میں بلا ہو سکتی ہیں اور ان کی ضد (یعنی بلائیں) ان کے لیے نعمت ہو سکتی ہیں، جیسے کہ علم ایک کمال اور نعمت ہے، لیکن بسا اوقات یہی علم باعث مصیبت ثابت ہوتی ہے اور اس کا فقدان نعمت ہو سکتا ہے، جیسے بندے کی موت کا وقت یا لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ رازوں سے اس کی لاعلمی، اگر اس سے پردہ ہٹا لیا جائے (اور سب کو موت اور لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ رازوں کا علم ہو جائے) تو حسرت و غم اور حسد میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور کتنی ہی ایسی نعمتیں ہیں بندہ جن کی چاہت رکھتا ہے لیکن اس میں اس کی ہلاکت ہوتی ہے، اگر مصیبتیں اور بیماریاں جسم اور روح کے لیے دوا کا کام کریں تو یہ انسان کے لیے کمال کی بات ہے، چنانچہ انسان کا خالق اور بنانے والا اسے بیمار نہیں کرتا مگر اس کی شفا کے لیے، نہ ہی اسے آزمائش میں ڈالتا ہے مگر اس کی عافیت کے لیے، اور نہ ہی اسے موت دیتا ہے مگر اسے زندہ کرنے کے لیے۔ اللہ سبحانہ نے بڑی بڑی نعمتوں کو ناپسندیدہ چیزوں میں چھپا رکھا ہے اور اسی ناپسندیدگی اور کو ان نعمتوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا ہے، اسی لیے صاحب عقل ودانش کہتے ہیں: نعمتیں نعمتوں سے

حاصل نہیں کی جاسکتی ہیں اور راحت راحت سے نہیں حاصل ہوتی۔ معلوم یہ ہوا کہ درد اور مشقتیں سب سے بڑی نعمتوں میں سے ہیں، کیوں کہ یہ نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ مثال کے طور پر بارش، برف باری اور ہوا کا چلنا اور ان کے ساتھ آنے والی مشکلات، ان کے ساتھ آنے والے فوائد اور مصالح کے مقابلے میں بہت معمولی ہیں، مثال کے طور پر اگر عورت حمل اور ولادت کی مشکلات کو دیکھے تو کبھی شادی نہ کرے، مگر ماں بننے اور اولاد کی لذتیں ان مشکلات سے کئی گنا زیادہ ہیں، بلکہ اگر عورت اولاد سے محروم ہو جائے تو اولاد کے حصول کے لیے سارے ڈاکٹروں کے چکر لگاتی ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا میں ایسی کوئی چیز پائی ہی نہیں جاتی ہے جو محض شر ہو۔ اللہ تعالی نے برے اعمال سے صرف اس لیے منع کیا ہے کیوں کہ ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہے۔ وغیرہ... اللہ تعالی نے شراب کے بارے میں فرمایا: اس کا نقصان اس کے فائدے سے زیادہ ہے۔ اگر بندہ دیکھے کہ شراب سے کتنے نقصانات اور فساد اسے پہنچتے ہیں تو وہ کبھی اس کے قریب نا جائے۔

جب یہ سب واضح ہو گیا تو اب آپ کے سامنے بیماریوں کے فوائد، مصالح اور منافع جو سو(100) سے بھی زیادہ ہیں، اختصار کے ساتھ ان میں سے کچھ کا ذکر کرتے ہیں:

1 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بیماری نفس کو مہذب کرنے اور شر سے پاک کرنے کا باعث بنتی ہے، فرمان باری تعالی ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ. (سورة الشورى: 30) ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہیں، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔

لہذا جب بندہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ یہ کہاں سے آئی یا میں کس وجہ سے اس میں مبتلا ہو گیا؟ کیوں کہ جو بھی مصیبت آتی ہے گناہ کی بنا پر آتی ہے، اگر ہمیں یہ علم ہو کہ مصیبتیں گناہوں کی سزائیں ہیں تو اس میں بشارت اور تنبیہ دونوں ہے، بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. (بخاری: 5641) ترجمہ: مومن کو جو بھی تکلیف، غم، حزن یا اذیت پہنچتی ہے، حتیٰ کہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے، اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

اور فرمایا : مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ. (ترمذی: 2399) ترجمہ: مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان، اولاد، اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملتے ہیں اور ان پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

پس اگر بندے کے گناہ ہوں اور ان کے کفارہ کا کوئی ذریعہ نہ ہو، تو اللہ اسے غم یا بیماری میں مبتلا کرتا ہے اور اس میں خوشخبری ہے کہ دنیا کی ایک گھڑی کی تلخی آخرت کی ہمیشہ کی تلخی سے بہتر ہے۔ بعض سلف صالحین کہتے ہیں: اگر دنیا کی مصیبتیں نہ ہوتیں تو ہم قیامت کے دن مفلسوں کی طرح آتے۔

2 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اس کے نتیجے میں آخرت میں جو لذت اور خوشی حاصل ہو گی، وہ اس دنیا کی بیماری کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہو گی، دنیا کی تلخی آخرت کی مٹھاس ہے اور دنیا کی مٹھاس آخرت کہ تلخی ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

الدُّنْيا سِجْنُ المُؤْمِنِ، وجَنَّةُ الكافِرِ. (مسلم: 2956) ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

اور فرمایا: تحفةُ المؤمنِ الموتُ (رواه الطبراني بسند جيد وضعفه الألباني، وصحيحه الحاكم في المستدرك على الصحيحين: 811) ترجمہ: موت مومن کا تحفہ ہے۔

جب کوئی بندہ مرض لاحق ہونے یا مصیبت آنے پر "الحمد لله" کہتا ہے تو جنت الخلد میں اس کے لئے "بيت الحمد" بنایا جاتا ہے، اس کے علاوہ نیکیاں اوپر سے میسر ہوں گی۔ ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے:

يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ. (ترمذی: 2402) ترجمہ: جب قیامت کے دن ایسے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا جن کی دنیا میں آزمائش ہوئی تھی تو اہل عافیت خواہش کریں گے کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کتری جاتیں۔

3 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ بیمار کے قریب ہوتا ہے، اور یہ قربت خاص ہوتی ہے، حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ابْنَ آدَمَ، عَبْدِي فُلانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أما لَو عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ. (مسلم: 2569) ترجمہ: اے ابن آدم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تم اس کی عیادت کیے ہوتے تو مجھے اس کے پاس ہی پاتے۔

اور ایک اثر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "أنا عندَ المُنكسرةِ قلوبُهمْ" ترجمہ: میں ان

کے پاس ہوتا ہوں جن کے دل ٹوٹے ہوئے ہیں۔

4 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اس کے ذریعہ بندے کے صبر کا پتہ چلتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے اگر آزمائش نہ ہوتی تو صبر کی اہمیت کا اندازہ نہ ہوتا، پس جب صبر پایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ساری بھلائی پائی جاتی ہے اور صبر ہی نہیں پایا جائے گا تو ساری بھلائی ختم ہو جائے گی، چنانچہ (مرض اور مصیبت کے ذریعہ) اللہ اپنے بندوں کے صبر اور ایمان کا امتحان لیتا ہے، پھر اس آزمائش میں کوئی سونا بن کے ابھرتا ہے تو کوئی کھوٹا بن کے نکلتا ہے، شاعر کہتا ہے:

سَـبَكْنَاهُ وَنَحْسِـبُهُ لُجَيْنًا * فَأَبْدَىٰ الْكِيرُ عَنْ خَبَثِ الْحَدِيدِ.

ترجمہ: ہم نے اسے چاندی سمجھ کے پگھلایا، مگر بھٹی نے لوہے کی کھوٹ ظاہر کر دی۔

مطلب یہ ہے کہ بیماری سے حاصل ہونے والا حصہ اس میں پیدا ہونے والی خیر اور شر کے مطابق ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنَّ عِظمَ الجزاءِ معَ عظمِ البلاءِ وإنّ اللَّه إذا أحبَّ قومًا ابتَلَاهُم فَمَن رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَن سَخِطَ فَلَهُ السُّخطُ. (ترمذی: 2396) ترجمہ: بلاشبہ بڑا اجر بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، چنانچہ جو آزمائش میں اللہ کی تقدیر پر راضی رہا اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو اللہ کی تقدیر سے ناراض ہوا اس کے لیے ناراضگی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: وَمَن جَزِعَ فلهُ الجَزَعُ. (صحيح الترغيب: 3406)

ترجمہ: جو جزع فزع کرتا ہے اس کے لیے جزع فزع ہی ہے۔

جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی پریشانیوں کو بڑھا دیتا ہے اور جب کسی

بندے سے ناراض ہوتا ہے تو اس کی دنیا کو کشادہ کر دیتا ہے، خصوصا جو بد دین ہو، اگر بندہ مصائب میں ایمان اور ثبات قدمی کے ساتھ صبر کرے تو اس کا نام صابرین کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس کے لیے رضامندی پیدا ہو تو اسے راضین کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے، اگر اس پر حمد و شکر بھی بجالائے تو شاکرین کے دفتر میں لکھ دیا جاتا ہے، اگر اللہ نے کسی کو صبر و شکر دونوں سے نواز دیا تو تقدیر کی ساری چیزیں اس کے لیے بہتر بن جاتی ہیں۔

صحیح مسلم میں صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَجَبًا لأمرِ المؤمنِ إنَّ أمْرَه كُلَّهُ له خَيرٌ وليسَ ذلكَ لأحَدٍ إلا للمُؤْمنِ إنْ أصَابتهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فكانتْ خَيرًا لهُ وإنْ أصَابتهُ ضَرَّاءُ صَبرَ فكانتْ خَيرًا لهُ.

(مسلم: 2999) ترجمہ: مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے اس کا ہر کام اس کے لیے خیر ہے، اور یہ صرف مومن کے لیے ہے، اگر اسے خوشی ملے اور وہ اللہ کا شکر کرے تو اس کے لیے اجر ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچے اور وہ صبر کرے تو اس کے لیے اجر ہے۔ اور احمد کی روایت میں ہے: فالمؤمنُ يُؤجَرُ في كُلِّ أمرِه. ترجمہ: پس مومن اپنے ہر معاملے میں اجر پاتا ہے۔

چناں چہ مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مصیبتوں میں اللہ کی قضاء اور قدر پر راضی ہو، اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو ملنے پر شکر کرتے ہیں، گناہ ہو جانے پر استغفار کرتے ہیں، مصیبت میں صبر کرتے ہیں۔ آمین!

اور جسے اللہ صبر اور شکر کی نعمت عطا نہ کرے وہ بدترین حالت میں ہے، خوشی اور تکلیف دونوں اس کے حق میں بری ثابت ہوتی ہیں، اگر اللہ اسے نوازتا ہے تو وہ سرکشی کرتا ہے اور آزماتا ہے تو بے صبری اور ناراضگی ظاہر کرتا ہے۔

5 بیماری کے فوائد اوراللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ: اللہ اپنے بندوں پر ایسے مصائب اور پریشانیاں ڈالتا جو بندے کے دل میں خوف پیدا کرتی ہیں اور بندہ توحید کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کا دل اپنے رب سے وابستہ ہو جاتا ہے، پھر وہ بڑے خلوص کے ساتھ اللہ سے دعا کرتا ہے۔ وہ اللہ ہی کی پاک ذات ہے جو بلاؤں کے ذریعہ دعا کا راستہ نکالتی ہے اور نعمتوں کے ذریعہ شکر کا راستہ پیدا کرتی ہے۔ وہب بن منبہ کہتے ہیں: اللہ بلا نازل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے دعا نکل سکے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ. (سورة فصلت: 51) ترجمہ: اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے۔

اس طرح بندے کے دل میں خشوع و خضوع، توکل اور مخلصانہ دعا کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جو اس کے ایمان اور یقین کو بڑھاتی ہے اور اس کے لیے انابت الی اللہ اور ایمان کی مٹھاس اور کھانے کا ذائقہ حاصل ہوتا ہے جو بیماری کے ختم ہونے سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ اہل توحید جو ایمان کے پکے ہوتے ہیں وہ آئی ہوئی مصیبت پر صبر کرتے ہیں، وہ نہ تو کسی کاہن کے پاس جاتے ہیں، نہ جادوگر کے پاس اور نہ ہی کسی قبر والے یا ولی کو پکارتے ہیں۔ ان کے لیے یہ چیزیں اتنی عظیم ہیں کہ ان کا بیان ممکن نہیں۔ ہر مومن کی اپنی قسمت ہوتی ہے پس جب ان پر کوئی بیماری یا فقر آتا ہے تو وہ اسے اللہ ہی کے سپرد کرتے ہیں، جب سوال کرتے ہیں تو اللہ ہی سے سوال کرتے ہیں اور جب مدد طلب کرتے ہیں تو اللہ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کے ساتھ ہوا:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. (سورۃ الأنبیاء: 83)

ترجمہ: اور ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ایوب علیہ السلام کے عظیم ابتلاء پر غور کریں! انہوں نے اپنا سارا مال، اہل و عیال اور جسمانی صحت کھو دی، یہاں تک کہ ان کی صرف زبان اور دل باقی رہا۔ اس عظیم آزمائش کے باوجود وہ صبح و شام اللہ کی حمد بیان کرتے اور اللہ سے راضی رہتے تھے، کیوں کہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ تمام امور اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیماری اور پریشانیوں کی شکایت کسی سے نہیں کی، پھر انہوں نے اپنے رب کو سچے الفاظ میں پکارا:

أَنِّي مَسَّنِيَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. [سُورَةُ الأَنبِيَاءِ: 83] ترجمہ: مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ نے ان کی تکلیف کو دور کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا:

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ. (سورة ص: 44) ترجمہ: ہم نے اسے صابر پایا، وہ بڑا نیک بندہ ہے اور بے شک رجوع کرنے والا تھا۔

اور بعض آثار میں آیا ہے: يا ابن آدم، البلاء يجمع بيني وبينك، والعافية تجمع بينك وبين نفسك. ترجمہ: (اللہ تعالی نے فرمایا) اے ابن آدم بلائیں تجھے میرے قریب کرتی ہیں اور عافیت تمہیں تمہارے نفس کے ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔

6 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے: عبادت کی مختلف قسموں کا ظاہر ہونا، کیوں کہ اللہ کے لیے قلبی عبادات کی مختلف اقسام ہیں، جیسے خشیت اور اس کے

متعلقات۔ اور ان قلبی عبادات کے کچھ اسباب ہوتے ہیں جن کی بناپر ان کا ظہور ہوتا ہے، کتنی ہی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں جو بندے کی اصلاح کا سبب بنتی ہیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے اور ظلم وزیادتی سے دور ہونے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ کتنے ہی ایسے بندے ہیں جو صرف بیماری میں اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، پھر وہ دینی معلومات حاصل کرتے ہیں اور نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا یہ بیماری اس کے لیے نعمت بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ. (سورة الحج: 11) ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آگئی تو اسی وقت منھ پھیر لیتے ہیں، انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا۔

چنانچہ بندے پر جس طرح خوشی کے ایام میں بندگی ضروری ہے اسی طرح پریشانی کے ایام میں بھی ضروری ہے۔ پسندیدہ حالات میں جس طرح بندگی ضروری ہے اسی طرح ناپسندیدہ حالات میں بھی ضروری ہے۔ اکثر لوگ پسندیدہ حالات میں عبادت کا حق ادا کرتے ہیں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ ناپسندیدہ حالات میں عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ اس معاملے میں بندوں کے مراتب مختلف ہوتے ہیں اور اسی کے مطابق اللہ کے یہاں ان کے درجات بھی متعین ہوتے ہیں۔ جو لوگ جنتی ہوتے ہیں انہیں مسلسل مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ دنیا سے بالکل صاف شفاف ہو کر اللہ کے یہاں پہنچیں۔

روایت ہے کہ جب عروہ بن زبیر کے پیر میں زخم ہوا تو انہوں نے کہا: اے اللہ میرے

سات بیٹے تھے جس میں سے تونے ایک لے لیا اور چھ باقی رکھا اور میرے چار اعضا (ہاتھ اور پیر) تھے جس میں سے تونے ایک لے لیا اور تین باقی رکھا، اگر تونے مجھے آزمائش میں ڈالا تو عافیت بھی عطا کی، کچھ لے لیا تو کچھ باقی بھی رکھا، پھر انہوں نے اپنی کٹی ہوئی ٹانگ کی طرف دیکھا اور کہا: بیشک اللہ جانتا ہے کہ میں تیرے ذریعہ کبھی معصیت کی طرف چل کر نہیں گیا اور میں بھی جانتا ہوں۔

7 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بندے کے دل سے تکبر، خود پسندی اور فخر جیسی بری عادات کو نکال دیتا ہے، اگر بندے کو ہمیشہ عافیت ہی حاصل رہے تو ظلم وزیادتی پر اتر آئے گا اور اپنے ابتدا وانتہا کو فراموش کر دے گا، لیکن اللہ اسے بیماریوں، دکھوں اور آفتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جسم سے بدبو نکلتی ہے، بلغم نکلتا ہے، نا چاہتے ہوئے بھوکا اور بیمار ہو جاتا ہے، حتی کہ مر بھی جاتا ہے، آدمی اپنے نفع ونقصان کا مالک ہے نہ کہ زندگی اور موت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا مالک۔ آدمی بسا اوقات کچھ جاننا چاہتا ہے لیکن اس کا ادراک نہیں کر پاتا ہے، کوئی چیز یاد رکھنا چاہتا ہے لیکن بھول جاتا ہے، کبھی وہ کسی چیز کی تمنا کرتا ہے جس میں اس کی ہلاکت ہوتی ہے اور کبھی وہ کسی چیز کو ناپسند کرتا ہے جو اس کی زندگی کا باعث ہوتی ہے، بلکہ آدمی شب وروز کسی بھی لمحے مامون نہیں رہتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کی سماعت اور بصارت نہ چھین لے یا اس کی عقل کو ماؤف نہ کر دے یا دنیا کی تمام پسندیدہ چیزیں اس سے چھین کر اسے بے بس نہ کر دے اور وہ اپنی یا کسی اور کی کوئی مدد نہ کر سکے، اگر انسان اپنی حقیقت کو پہچان لے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے کمتر تو کچھ ہے ہی نہیں، پھر وہ اللہ اور اس کی مخلوق پر کیسے تکبر کر سکتا ہے؟ اس کا تکبر صرف اس کی جہالت کی وجہ سے ہے۔

ان حالات میں اسے کبر وغرور کہاں زیب دیتا ہے؟ کہاوت ہے کہ: اللہ کی نعمتوں کا سب سے بڑا ناشکرا وہ فقیر ہے جسے اللہ نے غنی کر دیا ہو۔ اور یہ رذیلوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ نواز دیئے جاتے ہیں تو ناک اونچی کر لیتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ بندوں پر بیماریوں اور آفتوں کو مسلط کرتا ہے، اور عموما بیمار آدمی منکسر المزاج ہو ہی جاتا ہے خواہ کوئی بھی ہو، بیماری اسے توڑ دیتی ہے۔ اور اگر وہ مومن ہے اور اس کا دل ٹوٹ جائے تو ایسے بیمار کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کا دل نرم اور عاجز ہو جاتا ہے نیز وہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور یہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "أنا عند المنكسر قلوبهم" ترجمہ: ”میں ان کے ساتھ ہوں جن کے دل ٹوٹے ہوئے ہیں۔“ اور یہی وہ راز ہے جو تین لوگوں کی دعا قبول ہونے کا سبب بنتا ہے: مظلوم، مسافر اور روزہ دار، کیوں کہ ان تینوں کے دل ٹوٹے رہتے ہیں، بیشک مسافر کی تنہائی اور اس کا ٹوٹا ہوا دل وہ چیزیں ہیں جو بندہ اپنے اندر محسوس کرتا ہے، اور اسی طرح روزہ بھی نفس کی شدت کو توڑتا ہے اور اسے ذلیل کرتا ہے، اسی طرح مریض اور مظلوم کا حال بھی ہوتا ہے۔ چناں چہ جب اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے مصیبتوں میں مبتلا کر کے مہلک امراض سے بچا لیتا ہے اور جب بندے کی اصلاح ہو جاتی ہے تو اس کی صحت واپس کر دیتا ہے۔ یہ بیماریاں اس کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو مصیبتوں کے ذریعہ رحم فرماتی ہے اور نعمتوں کے ذریعہ آزمائش کرتی ہے۔

8 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: مریض خوش حالی اور تندرستی کا انتظار کرتا ہے اور سب سے بہترین عبادت خوش حالی اور تندرستی کا انتظار کرنا ہے۔ یہ ایسا معاملہ جو بندہ کے دل کو صرف اللہ سے جوڑ دیتا ہے، پریشانی اور مرض میں مبتلا لوگوں

میں اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے، بالخصوص تب جب مریض ڈاکٹروں وغیرہ سے علاج کرا کے مایوس ہو چکا ہو اور صرف اللہ سے امید بچی ہو اور وہ یہ کہہ رہا ہو: اے اللہ! اب تیرے علاوہ اس مرض سے مجھے کوئی نجات نہیں دے سکتا، تب اللہ کے حکم سے اسے شفاء حاصل ہوتی ہے اور یہ سب سے بڑے اسباب میں سے ہے جن کے ذریعے حاجات پوری ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شخص کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اب تمھارا علاج ناممکن ہو چکا ہے، اور اس کے لیے کوئی علاج موجود نہیں ہے۔ اس شخص کو کینسر کی بیماری تھی، اللہ نے اسے سحر کے وقت دعا مانگنے کی توفیق دی اور کچھ عرصے بعد اللہ نے اسے شفاء عطا فرمائی۔ یہ اس بات کے لطیف رازوں میں سے ہے کہ راحت کس طرح شدت کے ساتھ جڑی ہوتی ہے کہ جب بندہ تمام مخلوق سے مایوس ہو جاتا ہے تب خوش حالی آتی ہے۔ جب آدمی لوگوں سے مایوس ہو کر اللہ سے لو لگاتا ہے تو کشادگی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس طرح کی بندگی صرف ایسی ہی مصیبت سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا. (سورة يوسف: 110) ترجمہ: ”یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور انہوں نے گمان کیا کہ انہیں جھٹلایا گیا ہے فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آ پہنچی ہے۔“

9 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بیماری اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. (بخاری: 5645) ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔“

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں رکھتا اسے مصیبتوں میں مبتلا نہیں کرتا، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے حاضر ہو۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کی صحت اور مضبوطی کو دیکھ کر اسے بلایا اور پوچھا: تمہیں کبھی "اُمِّ مِلدَم" سے سابقہ پڑا ہے؟ اس نے کہا: "اُمِّ مِلدَم" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بخار" اس نے کہا: "بخار" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک گرمی ہوتی ہے جو جلد اور ہڈیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ دیہاتی نے کہا: مجھے کبھی ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: "تمہیں کبھی سر درد ہوا ہے؟" دیہاتی نے پوچھا: "سر درد کیا ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ درد ہے جو کنپٹیوں اور سر میں ہوتا ہے۔" دیہاتی نے کہا: "مجھے کبھی ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا۔" پھر جب وہ دیہاتی وہاں سے جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ جہنمی کیسا ہوتا ہے، وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر جسمانی طور پر صحت مند ہوتا ہے مگر اس کا دل بیمار ہوتا ہے، جب کہ مومن کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔

10 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: جب کوئی بندہ تندرستی کے ایام میں بھلائی اور عبادت کے راستہ پر ہوتا ہے، تو بیماری کے دوران بھی اس کی وہ نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ اور یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور یہ گناہوں کے کفارے کے علاوہ ہے، یہاں تک کہ اگر وہ بے ہوش یا عقل سے محروم ہو جائے، جب تک وہ اللہ کی پناہ میں رہے گا اس کی نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی، اللہ کو خوش حالی میں پہچانو، وہ تمہیں مصیبت میں پہچانے گا۔ اس کے نتیجے میں اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں، اگر کوئی شخص اپنی عقل کھو بیٹھے تو اس کے

گناہ نہیں صرف وہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تندرستی کے ایام میں کیا کرتا تھا۔ مسند احمد میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی شخص کے جسم میں بیماری آتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر متعین فرشتوں کو حکم دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، کہ میرے بندے کے شب وروز کے نیک اعمال کو لکھتے رہو جب تک کہ وہ میری قید میں ہے۔“

11 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اگر بندے کے لیے جنت میں کوئی درجہ مقرر ہو اور وہ اسے اعمال کے ذریعہ حاصل کرنے سے قاصر ہو، تو اللہ اسے جسمانی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابن حبان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک آدمی کے لیے اللہ کے یہاں ایک مقام متعین ہوتا ہے جس تک وہ عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ سکتا ہے، تو اللہ تعالی اسے مصیبتوں میں مبتلا کر کے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے، سلام بن مطیع کہتے ہیں: اے اللہ اگر تو نے اپنے کسی نیک بندے کو مصیبتوں کے ذریعہ کسی مقام تک پہنچایا ہے تو ہمیں اس مقام تک عافیت کے ساتھ پہنچا دے۔

12 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بیماریوں کے ذریعہ بندہ اپنی صحت اور عافیت کی نعمت کی قدر جان لیتا ہے۔ اگر بندہ ہمیشہ آشائش ہی میں رہے تو مصیبت زدوں کی کیفیت سے واقف نہیں ہو سکتا، پس جب بندہ مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو عافیت پانے کا زیادہ متمنی ہوتا ہے کہ اللہ اسے عافیت سے نوازے، اگر بیماری نہ ہوتی تو صحت کی قدر معلوم نہ ہوتی، رات نہ ہوتی تو دن کی اہمیت کا پتہ نہ چلتا، اگر متضاد چیزیں دنیا میں نہ پائی جاتیں تو بہت ساری نعمتوں کا احساس نہ ہوتا، ہر بیمار کو کوئی ایسا مل جاتا ہے جو اس سے زیادہ بیمار ہو، تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور ہر امیر کو کوئی ایسا مل جاتا ہے جو اس سے زیادہ امیر ہو، اور ہر

غریب کو کوئی ایسا مل جاتا ہے جو اس سے زیادہ غریب ہو، پھر صحت اور بیماری کی نسبت کے علاوہ بھی ان بیماریوں میں بہت سے فوائد اور منافع ہیں جو بندہ نہیں جانتا۔ اللہ نے فرمایا:

وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. [سورة البقرة: 216]

ترجمہ: ” ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور در اصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو۔“

اور اسی لیے روایت ہے کہ جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو ان کی اولاد دکھائی تو انہوں نے غنی اور فقیر، خوبصورت اور بدصورت، صحت مند اور بیمار، اور انبیاء کو ان کی ہیئت میں مانند چراغ دیکھا تو کہا: اے اللہ تو نے اپنے بندوں کو یکساں کیوں نہیں بنایا؟ اللہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے، چناں چہ بندہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر (الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ) ترجمہ:”اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا ہے جس میں تو مبتلا ہے۔“ کہتا ہے تو اللہ اس کے شکر کی بنا پر اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھتا ہے اور مصیبت زدہ جب صبر کرتا ہے تو اسے عظیم اجر ملتا ہے۔

اور عجیب بات یہ ہے کہ بندہ جب اپنی دنیا کو دیکھتا ہے تو اپنے سے برتر کو دیکھتا ہے، لیکن جب دین کی بات آتی ہے تو اپنے سے کمتر کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے: ہم (دین کے معاملہ میں) دوسروں سے بہتر ہیں، لیکن دنیا کے معاملہ میں ایسا نہیں سوچتا ہے۔ چناں چہ جو مصیبت جھیل لیتا ہے، اسے بعد میں صحت کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ بھی جان جاتا ہے کہ اس کی بیماری اور اس کی صحت کا تناسب کیا ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ فضیل کی ایک چھوٹی سی بچی تھی جس کے ہاتھ میں درد تھا، تو فضیل نے بچی سے ایک دن پوچھا: بیٹی تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟ اس نے کہا ابو ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے ہمیں تھوڑی سی

مصیبت میں ڈال رکھا ہے تو بے شمار عافیت بھی میسر کی ہے، میرے ہاتھ میں درد ہے پر میرا پورا بدن تو تندرست ہے، ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

13 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: یہ بندے کے لیے رب کی طرف سے احسان اور رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ بندے کو عذاب دے، بلکہ اس لیے کہ وہ بندے پر رحم کرے۔ اللہ نے فرمایا:

مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا. [سورة النساء: 147] ترجمہ: ” اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور با ایمان رہو، اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔“

اور جیسا کہ کہا گیا ہے: ممکن ہے کہ نفس کو ناپسندیدہ چیز محبوب کی طرف لے جانے کا سب سے بڑا سبب بن جائے۔

لیکن اکثر لوگ اللہ اور اللہ کی حکمت سے ناواقف ہوتے ہیں، اس کے باوجود ان کا رب ان کی نادانی، عاجزی اور نقص کی وجہ سے ان پر رحم فرماتا ہے۔ بعض آثار میں آیا ہے کہ جب بندہ مصیبت میں گھر کر اللہ کو پکارتا ہے اور جواب میں تاخیر محسوس کرتا ہے، تو لوگ کہتے ہیں: اے اللہ تو اس پر رحم نہیں کرے گا؟ تو اللہ کہتا ہے: میں اسے اس چیز سے کیسے آرام دوں جس کے ذریعے میں اس پر رحم کر رہا ہوں۔ مثلاً: جب باپ اپنے بیٹے کو کڑوی دوا پینے پر مجبور کرتا ہے اور بچہ رو رہا ہوتا ہے اور ماں کہتی ہے: کیا تم اس پر رحم نہیں کر سکتے؟ جب کہ باپ کا زبردستی دوا پلانا ہی اصل رحم ہے اور اللہ کے لیے اعلیٰ مثال ہے، لہٰذا بندہ اپنے رب پر آزمائش کے حوالے سے الزام نہ لگائے اور جان لے کہ یہ اس کے ساتھ

احسان ہے۔

شاید تیرا اس کو سختی میں ڈالنا انجام کے اعتبار سے بہتر ہے..... بسا اوقات جسم کی صحت بیماری میں مضمر ہوتی ہے۔

14 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بعض بیماریاں دوسری بہت سی بیماریوں سے صحت یاب ہونے کا سبب بنتی ہے، اگر وہ تکالیف نہ ہوتیں تو یہ شفاء بھی حاصل نہ ہوتی۔ یہ بڑے امراض کا حال ہے، جیسے کہ بخار، جو آج کل ملیریا کے نام سے جانا جاتا ہے، اس میں جسم کے لیے اتنے فائدے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہ بیماری فضلات کو تحلیل کرتی ہے اور جسم میں موجود سڑے ہوئے مواد کو پکا کر جسم سے خارج کرنے کا سبب بنتی ہے، جن کا علاج کسی اور دوا سے ممکن نہیں۔ کچھ ممتاز اطباء کہتے ہیں کہ بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جن کے بارے میں ہمیں بخار سے خوشی ہوتی ہے، جیسے مریض کو صحت یابی پر خوشی ہوتی ہے اور یہ بخار بہت سی دواؤں سے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے، بخار سے جن بیماریوں کا علاج ہوتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں: آشوب چشم، فالج، لقوہ وغیرہ۔ (لقوہ ایسی بیماری ہے جس سے چہرہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے) اس کے علاوہ، یہ بخار گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ عن جابر ابن عبد الله رضي الله عنه أَنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ، دَخَلَ علَى أُمِّ السَّائِبِ، فَقالَ: ما لَكِ؟ قالَتْ: الحُمَّى، لا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقالَ: لا تَسُبِّي الحُمَّى، فإنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كما يُذْهِبُ الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ. (صحيح مسلم: 2575) ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ کہا بخار ہوا ہے، اللہ اسے غارت کرے، آپ ﷺ نے کہا: "بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر

دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔" مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے: (حمى يوم كفارة سنة) ترجمہ: "ایک دن کا بخار ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔" ادب المفرد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: (ما من مرض يصيبني أحب إلى من الحمى) ترجمہ: "مجھے کوئی بیماری بخار سے زیادہ پسند نہیں ہے۔" کیوں کہ بخار جسم کے تمام اعضاء اور 360 جوڑوں میں داخل ہو جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ بخار جسم میں ایسا اثر کرتا ہے کہ اس کے اثرات پورے جسم پر سال بھر باقی رہتے ہیں۔

15 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بندے کو خوف دلایا جائے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ.

[سورة المؤمنون 76] ترجمہ: " اور ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار کیا، مگر وہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار کی۔

ایک اور مقام پر فرمایا: وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ. [سورة الزخرف 48] ترجمہ: " اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تاکہ وہ باز آجائیں۔"

چناں چہ اللہ تعالیٰ بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہی اسی لئے ہے تاکہ بندے کو خوف دلائے، شاید وہ اپنے رب کی طرف لوٹ آئے۔ امام ابو داود نے عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إنَّ المؤمنَ إذا أصابه السَّقمُ ثم أعفاه اللهُ منه كان كفارةً لما مضى من ذنوبِه وموعظةً له فيما يستقبلُ وإنَّ المنافقَ إذا مرض ثم أُعفِيَ كان

كالبعيرِ عقَلَه أهلُه ثم أرسلوه فلم يدرِ لمَ عقَلوه ولم يدرِ لم أرسلوه. [ابو داؤد: 3089 ضعفه الالبانی] ترجمہ: ”جب مومن بیمار پڑتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس کی بیماری سے عافیت بخشتا ہے تو وہ بیماری اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت۔ اور جب منافق بیمار پڑتا ہے اور پھر صحت یاب ہوتا ہے، تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اونٹ جسے اس کے مالکوں نے باندھ دیا ہو اور پھر آزاد کر دیا ہو، نہ وہ جانتا ہے کہ کیوں باندھا گیا اور نہ ہی وہ جانتا ہے کہ کیوں چھوڑ دیا گیا۔“

16 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: اللہ اس کے ذریعے بندے کو شکر گزار بناتا ہے، کیوں کہ جب بندہ صحت کے بعد بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور قربت کے بعد دوری کا سامنا کرتا ہے تو اس کے دل میں عافیت کی چاہت بڑھ جاتی ہے، لہٰذا وہ اللہ کی رحمتوں کو دعا کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، کیوں کہ دعا ہی تقدیر کو بدل سکتی ہے، بلکہ بندے کو اللہ سے دعا کرنے میں وسیلہ بھی اختیار کرنا چاہیے اور جاہل کی طرح صبر کرتے ہوئے یہ نہ کہنا چاہیے کہ اللہ کا میری حالت کو جاننا ہی میری دعا کے لیے کافی ہے! کیوں کہ اللہ نے بندے کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر بندہ دعا نہ کرے تو اللہ ناراض ہوتا ہے، پس جب اللہ بندے کو عافیت عطا کرتا ہے اور اس کی صحت کو لوٹاتا ہے تو وہ اس نعمت کی قدر کو پہچان جاتا ہے اور اس کے شکر میں اس شخص کی طرح مصروف ہوتا ہے جو بیماری کو جانتا ہے اور اس نے اس کی تکلیف کو محسوس کیا ہوتا ہے، نہ کہ اس شخص کے شکر کی طرح جو صرف اس کے وصف کو جانتا ہے اور اس کا درد محسوس نہیں کیے ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: مصیبتوں کو سب سے زیادہ جاننے والا وہ ہوتا ہے جس نے سب سے زیادہ مصیبتیں جھیلی ہوں۔ پس جب اس کا رب اسے بیماری، فقر اور خوف کی تنگی سے نکال کر امن،

عافیت اور خوش حالی کی وسعت میں داخل کرتا ہے تو اس کی خوشی، شکر اور اپنے رب سے محبت اس کے علم اور سابقہ حالت کے مطابق بڑھ جاتی ہے، نہ کہ اس شخص کی طرح جو عافیت اور خوش حالی میں پیدا ہوا ہو اور اس کے علاوہ کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

17 بیماری کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ: بندہ اپنی عاجزی، حاجت اور اللہ کی طرف فقر کو جان لیتا ہے، آسمانوں اور زمین کے تمام لوگ اللہ کے محتاج ہیں، اور اللہ ان سے بے نیاز ہے، اگر اللہ بندے پر یہ بیماریاں نہ مسلط کرتا تو بندہ اپنے آپ کو بھول جاتا، پس اس کے رب نے اسے بیمار اور محتاج بنا دیا، تاکہ اس کی ضرورت کے اسباب کا اعادہ دعویٰ کے اثرات کے زوال کا سبب بنے، جو کہ ربوبیت کا دعویٰ ہے، اگر اللہ بندے کو بغیر حاجت کے چھوڑ دیتا تو وہ دعویٰ کرنے کی جسارت کر بیٹھتا، کیوں کہ نفس میں ربوبیت کی مشابہت ہوتی ہے، اسی لیے اللہ نے بندے پر چار قسم کی ذلت مسلط کی: حاجت کی ذلت، اطاعت کی ذلت، محبت کی ذلت، (کیوں کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کے سامنے ذلیل ہوتا ہے) اور معصیت کی ذلت، چناں چہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اسے اپنے فقر اور اللہ کی طرف حاجت کا احساس ہوتا ہے، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

شاید آپ کہیں کہ: مذکورہ بالا روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ دنیا میں مصیبت نعمت سے بہتر ہے، تو کیا ہم اللہ سے مصیبت کا سوال کریں؟ میں آپ سے کہوں گا: اس کا کوئی جواز نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کے ہاتھوں نکالے جانے کے وقت دعا کی: إن لم يَكُن بِكَ غضبٌ عليَّ فلا أبالي، غيرَ أنَّ عافيتَكَ هيَ أوسعُ لِي.

ترجمہ: ”اے اللہ اگر تیرا غضب مجھ پر نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لیے زیادہ وسیع ہے۔“ اور روایت ہے کہ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے

رسول اللہ ﷺ سے دعا سکھانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سل اللہ العفو والعافية، فإنه ما أعطى أحد أفضل من العافية بعد اليقين. ترجمہ: "اللہ سے معافی اور عافیت (صحت و تندرستی) مانگو، کیوں کہ یقین (یعنی ایمان) کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔" حسن بصری نے کہا: وہ عافیت جس پر شکر گزاری کی جائے ایسی بھلائی ہے جس میں کوئی شر نہیں، کیوں کہ کتنے ہی لوگ ہیں جن پر انعام کیا گیا مگر وہ شکر گزار نہیں ہیں۔ اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، اس لیے ہمیں اللہ سے دنیا میں کامل نعمت اور بلاء سے محفوظ رہنے کی دعا مانگنی چاہیے، لیکن جب بندہ کسی بلاء میں مبتلا ہو جائے تو اسے صبر کرنا چاہیے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے۔

آخر میں، میں اس پیغام کو اس بات پر ختم کرتا ہوں کہ بیماری ایک نعمت ہے نہ کہ مصیبت اور بیماری میں بھی بہت سی لذتیں ہیں :

1 پہلی لذت وہ محبت اور شفقت ہے جس سے بیمار کو گھیر لیا جاتا ہے اور وہ محبت جو اس کے قریبی لوگوں اور جاننے والوں کی طرف سے ملتی ہے۔

2 دوسری وہ عظیم لذت ہے جو مریض کو اس وقت ملتی ہے جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور خلوص دل سے دعا کرتا ہے۔

3 تیسری لذت اللہ سے رضامندی کی لذت ہے، جب مریض تنگی کی حالت میں بستر پر پڑا ہوتا ہے اور بیماری اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے، تو اس وقت اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے جیسا کہ ایوب علیہ السلام کی پکار میں ہوا، لہٰذا مریض یا مصیبت زدہ کی ظاہری حالت پر فیصلہ نہ کریں، کیوں کہ ممکن ہے کہ بظاہر ٹوٹا ہوا مکان اندر سے شاندار محل ہو اور یہ بھی ممکن ہے

کہ بڑے دروازے کے پیچھے ایک ٹوٹا ہوا جھونپڑا ہو۔

4 چوتھی لذت مکمل مساوات ہے، یہ زندگی کا اصول ہے کہ بیماری امیر اور غریب میں فرق نہیں کرتی، اگر بیماری کا سبب غربت یا غذائی قلت ہوتا تو بیماری صرف غریبوں کے لیے مخصوص ہوتی اور امیر لوگ اس سے محفوظ رہتے، لیکن بیماری کسی بڑے یا چھوٹے کو نہیں پہچانتی، بلکہ اس معاملے میں سارے لوگ برابر ہیں۔

یہ پیغام اللہ کی حمد وثناء کے ساتھ مکمل ہوا۔

ہم اللہ سے اس کی عظیم شفقت، کرم اور دنیا وآخرت میں اس کی بہترین حفاظت کے طلب گار ہیں اور ہم اس کی نعمت کے زوال، اس کی عافیت کی تبدیلی، اچانک مصیبت اور ہر قسم کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ آمین!

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

مترجم کے دیگر تراجم

1 چھوٹے بچوں کے لئے سوالات و جوابات....

2 سنت فجر کے مختصر احکام و مسائل

3 جنازہ کے مختصر احکام

4 ماہ محرم کے احکام

5 نماز تراویح کے مختصر احکام

6 صدقہ فطر کے متعلق ۶۰ مختصر سوالات

7 عید کے دن کے مختصر احکام

8 قربانی کے مختصر احکام

9 اپنے بچوں کو نمازی کیسے بنائیں؟

10 موزوں پر مسح کرنے کے مختصر احکام

11 ماہ شعبان میں کرنے اور نہ کرنے کے کام

12 ماہ شعبان کے مختصر احکام

13 اعتکاف کے متعلق ۳۰ مختصر مسائل

14 روزے سے متعلق عصر حاضر کے تیس فقہی مسائل

15 ماہ شوال کے مختصر احکام

16 نماز چاشت کے مختصر احکام

17 روزے دار کے جسم سے خون نکلنے کے مختصر احکام

18 روزہ توڑنے والی چیزوں کے متعلق مختصر احکام

مترجم کے دیگر تراجم کی PDF ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو اسکین کریں

AL-WAJH DAWAH & GUIDANCE CENTRE K.S.A.